فرض عبادات

[اس روایت کی ترتیب وتدوین اور شرح ووضاحت جناب جاوید احمد غامدی کی رہنمائی میں زاویۂ فراہی کے رفقا معز امجد، منظور الحسن، محمد اسلم نجمی اور کوکب شہزاد نے کی ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

روی[1] انـه قال رجل من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : نهینا ان نسـال رسـول الـلّٰـه صلی اللّٰہ علیه وسلم عن شئ فکان یعجبنا ان یجئ الرجل من اهل البادیة العاقل فیساله و نحن نسمع. فجاء[2] رجل الی رسـول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من اهل نجد[3] ثائر الرأس ، یسمع دوی صـوته ، ولایفقه ما یقول حتی دنا فإذا هو یسال عن الإسلام . فقال: یا رسـول الـلّٰه ، اخبرنی ماذا فرض اللّٰہ علی من الصلاة[4]؟ فقال رسول اللّٰہ صـلـی عـلیه وسلم : خمس صلوات فی الیوم واللیلة ـ فقال : هل علی غیرها ؟ قال: لا الا ان تطوع.

فـقال : اخبرنی ما فرض اللّٰہ علی من الصیام[5] ؟ قال رسول اللّٰہ صلی الـلّٰه علیه وسلم : صیام شهر رمضان[6] . فـقال : هل علی غیرها ؟ قال : لا

الا ان تطوع .

فقال : اخبرنی بما فرض اللّٰه علی من الزکاة[7]. قال : و ذکر له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم الزکاة[8]. قال : هل علی غیرها ؟ قال : لا الا ان تطوع.

قال : فادبر الرجل وهو یقول : واللّٰہ لا ازید علی هذا و لا انقص[9] منه[10]. قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم : افلح ان صدق[11].

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صاحب[1] کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہمیں اس بات سے روک دیا گیا تھا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات پوچھیں[2]۔ چنانچہ ہم بہت خوش ہوتے جب ہمارے سامنے اہل بدو میں سے کوئی سمجھ دار آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر (دین کے بارے میں) سوال کرتا۔ ایک دن یہ ہوا کہ نجد کے لوگوں میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس کے بال پراگندہ تھے۔ آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی، لیکن کیا کہتا ہے، یہ سمجھنا مشکل تھا۔ وہ کچھ قریب ہوا تو ہم نے سنا کہ اسلام کے بارے میں کچھ پوچھ رہا ہے۔ اس نے سوال کیا: یا رسول اللہ، مجھے بتائیے کہ اللہ نے میرے لیے کتنی نماز پڑھنا ضروری قرار دیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے کچھ زیادہ پڑھ لو۔

اس نے پوچھا: مجھے بتائیے کہ اللہ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے کچھ زیادہ رکھ لو۔

اس نے پھر سوال کیا: اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ آپ نے اسے زکوٰۃ کی تفصیلات

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بتائیں۔اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے دو[۳]۔

راوی کا بیان ہے کہ وہ لوٹا تو کہہ رہا تھا: میں اس پر نہ (اپنی طرف سے) کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کوئی کمی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو فلاح پا گیا۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ مسلم، رقم ۱۳ کے مطابق یہ صحابی انس بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۔ سورۂ مائدہ (۵) کی آیت ۱۰۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام کو نزول قرآن کے دوران میں غیر ضروری سوالات سے منع کر دیا گیا تھا۔ اس کا سبب یہ خدشہ تھا کہ وہ یہود کی طرح بے جا سوال کر کے اپنے اوپر ایسی پابندیاں نہ لگوا بیٹھیں جو ان کے لیے مشکلات کا باعث بنیں۔ ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان والو، ایسی باتوں سے متعلق سوال نہ کرو جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں گراں گزریں اور اگر تم ان کی بابت ایسے زمانے میں سوال کرو گے جب قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔'' (۵:۱۰۱)

صحابۂ کرام اس بنا پر بہت محتاط رہتے اور بعض اوقات ضروری سوالات پوچھنے سے بھی گریز کرتے تھے۔

۳۔ مسلم، رقم ۱۳ اور احمد بن حنبل، رقم ۲۱۴۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے حج کے بارے میں بھی سوال کیا تھا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ بخاری کی روایت، رقم ۴۶ ہے۔ کچھ فرق کے ساتھ یہ حسب ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے: بخاری، رقم ۱۷۹۲، ۲۵۳۲، ۶۵۵۶۔ مسلم، رقم ۱۱، ۱۲۔ ترمذی، رقم ۶۱۹۔ نسائی، رقم ۴۵۸، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۵۰۲۸۔ ابوداؤد، رقم ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۲۵۲۔ احمد ابن حنبل، رقم ۱۳۹۰، ۲۲۵۴، ۲۳۸۰، ۱۲۴۷۹، ۱۳۰۳۴، ۱۳۸۴۲۔ موطا، رقم ۴۲۳۔ دارمی، رقم ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۱۵۷۸۔ نسائی سنن الکبریٰ، رقم ۳۱۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۵۸۶۳، ۱۱۷۵۹۔ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۶، ۲۰۷۴۔ بیہقی، رقم ۱۵۷۲، ۲۰۵۷، ۴۲۳۵، ۴۲۳۷، ۷۶۹۲، ۸۳۹۴۔ ابن حبان، رقم ۱۵۵، ۱۷۲۴، ۳۲۶۳۔ ابو یعلیٰ، رقم ۳۳۳۳۔

۲۔ 'نهينا ان نسئل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن شئ فكان يعجبنا ان يجئ الرجل من اهل البادية العاقل فيساله و نحن نسمع ۔ فجاء'(ہمیں اس بات سے روک دیا گیا تھا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے کوئی بات پوچھیں۔ چنانچہ ہم بہت خوش ہوتے جب ہمارے سامنے اہل بدو میں سے کوئی سمجھ دار آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر (دین کے بارے میں) سوال کرتا۔ ایک دن یہ ہوا کہ نجد کے لوگوں میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔) کے الفاظ بخاری، رقم ۴۶ میں نقل نہیں ہوئے۔ یہ مسلم، رقم ۱۲ سے لیے گئے ہیں۔

بخاری، رقم ۴۶ میں 'فجاء' (چنانچہ ایک آدمی آیا) کی جگہ 'جاء' (ایک آدمی آیا) نقل ہوا ہے اور اسی سے روایت کا آغاز ہو رہا ہے۔ واقعے کے حوالے سے بھی مسلم، ترمذی اور احمد بن حنبل وغیرہ میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔ احمد بن حنبل میں یہ واقعہ بہت تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اس روایت کا مکمل متن حسب ذیل ہے:

روی انه بعثت بنو سعد بن بكر ضمام بن ثعلبة وافدا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقدم عليه واناخ بعيره على باب المسجد، ثم عقله، ثم دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فى اصحابه، وكان ضمام رجلا جلدا اشعر ذا غديرتين، فاقبل حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فى اصحابه، فقال: ايكم بن عبد المطلب؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انا بن عبد المطلب. قال: محمد؟ قال: نعم. فقال: بن عبد المطلب، انى سائلك و مغلظ فى المسالة، فلا تجدن فى نفسك. قال: لا اجد فى نفسى، فسل عما بدا لك. قال: انشدك الله الهك واله من كان قبلك واله من هو كائن بعدك، الله بعثك الينا رسولا؟ فقال: اللهم، نعم. قال: فانشدك الله الهك واله من كان

''روایت ہوا ہے کہ قبیلۂ سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو اپنے نمائندے کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب وہ پہنچا تو اس نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور اسے باندھ دیا۔ پھر وہ مسجد میں داخل ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ ضمام ایک طاقت ور آدمی معلوم ہو رہا تھا اور اس کے بال لمبے تھے۔ اس نے اپنے بالوں کو دو چوٹیوں کی صورت میں باندھا ہوا تھا۔ وہ ہمارے قریب ہوا، یہاں تک کہ وہاں پہنچ گیا جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ پھر اس نے پوچھا: تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا آپ کا نام محمد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا: اے عبدالمطلب کے بیٹے، میں آپ سے چند سوال دوٹوک انداز میں کروں گا۔ آپ میرے ان سوالات کا برا مت مانیے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محسوس نہیں کروں گا، تم جو چاہو، پوچھو۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو آپ کا خدا ہے اور جو آپ سے پہلے والوں

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

قبلك واله من هو كائن بعدك، اللّٰه امرك ان تامرنا ان نعبده وحده لا نشرك به شياء، وان نخلع هذه الانداد التى كانت آباؤنا يعبدون معه؟ قال: اللهم، نعم. قال: فانشدك اللّٰه الهك واله من كان قبلك واله من هو كائن بعدك اللّٰه امرك ان نصلى هذه الصلوات الخمس؟ قال: اللهم، نعم. قال: ثم جعل يذكر فرائض الاسلام، فريضة الزكاة والصيام والحج وشرائع الاسلام كلها، يناشده عند كل فريضة كما يناشده فى التى قبلها. حتى اذا فرغ، قال: فانى اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان سيدنا محمدا رسول اللّٰه، وساؤدى هذه الفرائض واجتنب ما نهيتنى عنه، ثم لا ازيد ولا انقص. قال: ثم انصرف راجعا الى بعيره، فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حين ولى: ان يصدق ذو العقيصتين، يدخل الجنة۔

(رقم ۲۳۸۰)

کا اور آپ کے بعد والوں کا خدا ہے، کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اللہ اس پر گواہ ہے۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو آپ کا خدا ہے اور جو آپ سے پہلے والوں کا اور آپ کے بعد والوں کا خدا ہے، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ ہم تنہا اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ان خداؤں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے آبا کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، اللہ اس پر گواہ ہے۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو آپ کا خدا ہے اور جو آپ سے پہلے والوں کا اور آپ کے بعد والوں کا خدا ہے، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمیں پانچ نمازوں کی ہدایت فرمائیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں، اللہ اس پر گواہ ہے۔ پھر اس نے ایک ایک کر کے اسلام کے فرائض کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا۔ اس ضمن میں اس نے زکوٰۃ، روزہ اور قوانین اسلام کے بارے میں پوچھا۔ ان کے بارے میں سوال کرتے ہوئے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح قسم لی جیسا کہ پہلے سوالوں میں لی تھی۔ بالآخر وہ سوالات سے فارغ ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور ہمارے سردار محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں ان تمام فرائض کو بجا لاؤں گا اور ان چیزوں سے اجتناب کروں گا جن سے آپ نے منع فرمایا ہے اور میں اپنی طرف سے ان میں نہ کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کمی۔ پھر وہ اپنے اونٹ کی طرف لوٹا۔ آپ نے دیکھا

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

تو فرمایا: اگر یہ دو چوٹیوں والا آدمی سچ کہتا ہے تو جنت میں داخل ہو گا۔‘‘

کم و بیش یہی متن حسب ذیل مقامات پر بھی نقل ہوا ہے:

مسلم، رقم ۱۲۔ ترمذی، رقم ۶۱۹۔ نسائی، رقم ۲۰۹۱۔ احمد ابن حنبل، رقم ۱۲۴۷۹، ۱۳۰۳۴۔ دارمی، رقم ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲۔ نسائی سنن الکبریٰ، رقم ۲۴۰۱، ۵۸۶۳۔ بیہقی، رقم ۸۳۹۴۔ ابن حبان، رقم ۱۵۵۔ ابویعلیٰ، رقم ۳۳۳۳۔

۳۔ بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں ’رجل من اهل نجد‘ (اہل نجد میں سے ایک شخص) کی جگہ ’اعرابیا‘ (ایک بدو) اور بعض مثلاً مسلم، رقم ۱۲ میں ان کی جگہ ’رجل من اهل البادية‘ (صحرائی علاقے کا ایک آدمی) کے الفاظ آئے ہیں۔

٤۔ ’فقال یا رسول اللّٰہ اخبرنی ماذا فرض اللّٰہ علی من الصلوٰۃ؟‘ (اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول، مجھے بتائیے کہ اللہ نے مجھ پر نماز کے حوالے سے کیا فرض کیا ہے؟) کا جملہ جو بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں بیان ہوا ہے، سوال کے طور پر بخاری، رقم ۴۶ میں ان الفاظ میں آیا ہے: ’یسال عن الاسلام‘۔ (وہ اسلام کے بارے میں سوال کر رہا تھا)۔

٥۔ ’فقال اخبرنی ما فرض اللّٰہ علی من الصیام‘ (اس نے پوچھا: مجھے بتائیے کہ اللہ نے مجھ پر روزوں کے بارے میں کیا فرض کیا ہے؟) کے الفاظ بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں نقل ہوئے ہیں۔

٦۔ ’صیام شهر رمضان‘ (ماہ رمضان کے روزے) کے الفاظ بخاری، رقم ۲۵۳۲ میں آئے ہیں۔ بخاری، رقم ۴۶ میں ان کی جگہ ’و صیام رمضان‘ (اور رمضان کے روزے) اور بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں ’شهر رمضان‘ (ماہ رمضان) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

٧۔ ’فقال اخبرنی بما فرض اللّٰہ علی من الزکوٰۃ‘ (اس نے سوال کیا: اللہ نے مجھ پر زکوٰۃ کے سلسلے میں کیا فرض کیا ہے؟) کا جملہ بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں نقل ہوا ہے۔

٨۔ بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں ’الزکوٰۃ‘ (زکوٰۃ) کی جگہ ’شرائع الاسلام‘ (قوانین اسلام) کے الفاظ آئے ہیں، جبکہ ابوداؤد، رقم ۳۹۱ میں ’الصدقة‘ (صدقہ) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

٩۔ بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں ’لا ازید علی هذا و لا انقص‘ (میں ان میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا) کی جگہ ’لا اتطوع شیاء و لا انقص مما فرض اللّٰہ علی شیاء‘ (میں ان میں نہ کسی نفلی عمل کا اضافہ کروں گا اور نہ اللہ کی طرف سے عائد کسی فرض میں کچھ کمی کروں گا۔) کا جملہ نقل ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۰۔'لا ازید علی ھذا و لا انقص "(میں ان میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا) کے بعد 'منہ '(اس میں سے) کے الفاظ مسلم، رقم ۱۱ میں نقل ہوئے ہیں۔

۱۱۔بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۱۷۹۲ میں 'افلح ان صدق' (اگر یہ سچا ہے تو فلاح پائے گا۔) کی جگہ 'دخل الجنة ان صدق '(اگر یہ سچا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔) کے الفاظ آئے ہیں۔جبکہ چند روایات میں 'افلح و ابیہ ان صدق ' (اگر یہ سچا ہے تو یہ اور اس کا باپ فلاح پائیں گے۔) کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ بظاہر سہواً نقل ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com